

مذاکرۃ الحدیث

مسلم امہ نے قرآن حکیم کے بعد جس علم کی طرف بھرپور توجہ دی اور اس کی خدمت کی وہ علم الحدیث ہے۔ اس توجہ اور انہماک کا بنیادی محرک رب کائنات کے وہ ارشادات ہیں جن میں مختلف انداز و طرق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے چون و چرا اطاعت کو فلاح دارین کا ضامن قرار دیا گیا ہے (۱) اور اعراض و نافرمانی کو دنیا و آخرت کی تباہی اور خسران کہا گیا ہے۔ (۲) مزید برآں آپ علیہ السلوٰۃ والسلام کی زندگی کو انسانیت کے لئے ایک ایسا کامل اسوۃ و نمونہ قرار دیا گیا (۳) جو زمان و مکان کی قیود اور رنگ و نسل کے امتیازات سے ماوراء ہے۔

یہ ایک بدیہی اور مسلمہ حقیقت ہے کہ اچھا حافظ اور عمدہ یادداشت خالق کائنات کا اپنی مخلوق کے لئے ایک اہم انعام اور عطیہ ہے۔ یہ بات بھی کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ ایک ایسا شخص جس کا حافظہ اچھا ہو اس کی علمی سرگرمیاں اور دیگر معاملات و فرائض تيقن اور عمدگی سے سرانجام پاتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ مقولہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ علم وہی ہے جو انسان کے ذہن میں مستحکم و محفوظ رہے اور جسے وہ موقعہ و محل کی مناسبت سے حسب ضرورت بیان و استعمال کر سکے۔

اہل علم اس حقیقت کو بھی جانتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے عربوں کو بہترین قوت یادداشت سے نوازا اور زبان و بیان کا ایسا ملکہ ودیعت فرمایا ہے کہ بطور تفاخر دوسری قوموں کو عجمی سے موسوم کیا۔ اسی وجہ سے عربوں نے اس وقت متداول فنون کو کاغذ پر منتقل کرنے کے بجائے زبانی روایت پر زور دیا۔

ظہور اسلام کے بعد صحابہ کرامؓ کی زندگی کا سب سے اعلیٰ شغف و مقصد اللہ کے کلام یعنی قرآن کا سیکھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا سنتا، سیکھنا اور ان پر عمل کرنا تھا۔ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو قید تحریر میں لانے کی نسبت زبانی یاد کرنے کو ترجیح دی۔ امام اوزاعیؒ کے اس قول سے حافظ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ ان کا قول ہے: **کلان ہنا العلم شہا شریفا** انا کلان من افواہ الرجال بتلا قونہ وبتناکرونہ، لہذا صار فی الکتب ذہب نورہ وصالہ الی غیر اہلہ (۴) (علم یعنی علم حدیث کی اس وقت بڑی قدر و منزلت تھی جب طالب علم اسے براہ راست استاد سے سن کر سیکھتا اور پھر پختگی کے لئے اعادہ کرتا۔ جب سے علم قید تحریر میں آنے لگا اس کی رونق ماند پڑ گئی اور ایسے لوگ بھی اسے حاصل کرنے لگے جو اس کے اہل نہیں تھے) حدیث نبوی کے یہ طالب علم حفظ حدیث میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور جو بھی اپنے طالب علم ساتھی سے آگے بڑھ جاتا تو تحدیث نعمت کے طور پر اس کا اظہار بھی کرتے (۵)۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امینوں اور محافظوں کو اپنے اس دعویٰ کی صحت کے لئے امتحان و آزمائش کے مراحل سے بھی گذرنا پڑا (۶)

مذاکرۃ الحدیث:- کتابت اگرچہ علم کی حفاظت کا ایسا ذریعہ ہے جس نے انسان کی بے شمار کمزوریوں کا علاج کر دیا ہے لیکن کتابت کے مستحکم ہونے تک حفظ ہی موثر ذریعہ تھا۔ حفظ اگرچہ انفرادی فعل ہے اور اس کا تعلق

انسان کی صلاحیت اور اس کی توجہ سے ہے تاہم اس کا استحکام اجتماعی عمل کا محتاج ہے۔ یہی اجتماعی عمل مذاکرہ ہے۔ باہمی علمی تبادلے اور ایک دوسرے کو سنانے اور ایک دوسرے کے سامنے دہرانے سے نہ صرف حفظ آسان ہو جاتا ہے بلکہ حافظہ کی کمزوری کا بھی علاج ہوتا اور بھولی ہوئی معلومات بھی تازہ ہو جاتی ہیں۔ بار بار دہرانے سے وہ معلومات انسان کے لاشعور کا حصہ بن جاتی ہیں اور ان کا اظہار انسان کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اجتماعی عمل کے نتیجے میں ان معلومات کا اظہار بلا تکلف ہوتا ہے اور صحیح ہوتا ہے جو عام حالات میں غفلت و خطا کا شکار ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء محدثین نے مذاکرۃ الحدیث پر زور دیا اور ایسی مجلسوں کے انعقاد کی طرف توجہ دلائی جن میں حدیثیں سنانے اور دہرانے کے عمل سے حفظ قوی ہوتا ہے اور علم مستحکم۔ بعض اہل علم نے تو مذاکرہ کو تلاوت قرآن سے بھی بہتر بتایا ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں: **مذاکرۃ الحدیث الفضل من لرواہ القرآن** (۷) ابن عباس مذاکرۃ حدیث کی اہمیت و ضرورت کا سبب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: **تذاکروا الحدیث لا یفتلت منکم اثمہ لیس بمنزلتہ القرآن ان القرآن محفوظ مجموع** (۷ الف)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاکرۃ الحدیث کا یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی موجود تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: **کننا کون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنسمع منہ الحدیث فلما قمنا تنا کرناہ لیمابیننا حتی نحفظہ** (۸) (جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سن کر آتے تو مل کر دہرایا کرتے حتیٰ کہ وہ اذہر ہو جاتیں) ابو نذر کا قول ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ وسلم جب بھی جمع ہوتے احادیث کا اعادہ کرتے۔ (۹) میرا احساس اور اندازہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد آپ کے اس فرمان **من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار** (۱۰) (جو شخص جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنا لے) سے اس طریق کار کو ممیز بنی۔ شیوخ و اساتذہ اپنے طلبہ اور بچوں کو مذاکرہ حدیث کی نصیحت فرماتے حضرت علیؓ اپنے طلبہ سے کہا کرتے کہ احادیث کو دہرایا کرو ورنہ علم ختم ہو جائے گا (۱۱)۔ عروہ بن الزبیرؓ (۹۳ھ) اور ابو العالیہؓ (۹۰ھ) بھی اپنے شاگردوں کو مذاکرہ کی تلقین کرتے (۱۲)۔ علم (۱۲ھ) کہا کرتے تھے۔ **تنا کروا الحدیث فان حیاتہ ذکورہ** (۱۳) (حدیث کو دہرایا کرو کہ اس میں اس کی بقا ہے)۔ ابن عباس اپنے تلامذہ کو نصیحت کرتے: **اذا سمعتم منی حدیثا فلتنا کروہ بینکم** (۱۴) (جب مجھ سے کوئی حدیث سنو تو اسے آپس میں دہرایا کرو) امام زہری (۱۲۵ھ) فرمایا کرتے تھے: **اتمہ العلم النسیان و قلنہ المناکرۃ** (۱۵)۔ (علم کی آفت بھول جانا اور قلت مذاکرہ ہے)۔ احادیث کو دہرانے کی اس مشق کی اہمیت کا اندازہ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد کے اس قول سے بھی ہوتا ہے۔ انکا کہنا ہے: **القلوب ترب و العلم غرسھا و المناکرۃ ملوھا فلما انقطع عن الترب ماھا جف غرسھا** (۱۶) (دلوں کی حیثیت مٹی کی ہے، علم اس کی کھیتی اور مذاکرہ اس کا پانی ہے۔ زمین کو اگر پانی نہ ملے تو تو اس پر سبزہ و روئیدگی ختم ہو جاتی ہے)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاکرہ کا یہ عمل طالبان حدیث عموماً اپنے ہم مکتبوں اور ہمسراہل علم کے ساتھ کرتے۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ ہمارے اسلاف کو جب کسی دن اپنے سے زیادہ علم والے سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تو اس دن کو وہ فائدہ اور غنیمت کا دن کہتے لیکن جب اپنے ہی مرتبے کے اہل علم سے ملاقات ہوتی تو اسے مذاکرہ کا دن کہتے (۱۷)۔ حدیث نبوی کے یہ عشاق جب تک احادیث اچھی طرح اذہر نہ کر لیتے کسی سے گفتگو کرنا پسند نہ کرتے۔ معاذ بن معاذ (۱۹۲ھ) کہتے ہیں کہ ہم ابن عون (۱۵۱ھ) کے گھر آئے تو شعبہ (۱۶۰ھ) باہر آئے۔ ہم نے ان سے گفتگو کرنی چاہی تو انہوں نے یہ کہہ کر بات کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ ابن عون سے سنی ہوئی احادیث کے یاد کرنے میں مشغول ہیں (۱۸)۔

مذکرۃ الحدیث کی یہ مجالس انفرادی بھی ہوتیں اور اجتماعی بھی۔ عطاء (۱۰۳ھ) کا قول ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ (۷۷ھ) سے احادیث سن کر آتے تو نقل کر یاد کرتے اور ابو الزبیر (۱۳۸ھ) ہم سب سے زیادہ احادیث کو یاد رکھنے والے تھے۔ (۱۹)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان بن داؤد (۲۰۳ھ) شعبہ (۱۶۰ھ) اور عبد اللہ بن ادریس (۱۹۲ھ) بغداد میں مذاکرہ کے لئے جمع ہوتے (۲۰)۔ ابن عباس (۶۸ھ) کی روایات کے امین ابو یحییٰ الاعمش (۲۳۳ھ) اور سعید بن جبیر (۹۰ھ) مذاکرہ کی غرض سے کوفہ کی مسجد میں جمع ہوتے (۲۱)۔ علی بن المدینی کا قول ہے کہ چھ اشخاص یعنی ابن معین، ابن ممدی (۱۹۸ھ) و کتب بن الجراح (۱۹۷ھ) ابن عساکر (۱۹۸ھ) ابو داؤد (۲۰۳ھ) اور عبد الرزاق (۲۱۱ھ) کو یہ مجالس مذاکرہ اس قدر عزیز تھیں کہ جب وہ اس میں مشغول ہوتے تو دنیا و ما فیما سے بے نیاز ہو جاتے (۲۲)۔

روایات سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی طالب علم کو مذاکرہ کے لئے ساتھی طالب علم یا کوئی دوسرا موزوں شخص ملتا تو جو شخص بھی مل جاتا اس کو احادیث سناتے (۲۳) اور ایسا بھی ہوتا کہ کسی کے بھی نہ ملنے کی صورت میں وہ باواز بلند خود اپنے آپ کو سناتے (۲۴)۔ اسماعیل بن رجاہ (۷۰ھ) کا معمول تھا کہ وہ کتب کے بچوں کے پاس آتے اور ان کو جمع کر کے احادیث کا اعادہ کرتے (۲۵)۔ امام زہری کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ جب وہ اپنے استاد عمرو بن الزبیر اور دیگر شیوخ سے احادیث سن کر آتے تو اپنی باندی کو جگاتے اور اس کے سامنے احادیث کا اعادہ کرتے۔ باندی کہتی رہ جاتی کہ میرا ان سے کیا تعلق (عدم دلچسپی کا اظہار کرتی) لیکن امام زہری جب تک اس مجلس میں سنی ہوئی تمام احادیث دہرانہ لیتے خاموش نہ ہوتے (۲۶)۔

مصادر سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ طالبان حدیث کو یہ مجالس مذاکرہ اس قدر محبوب تھیں کہ بعض وقت ساری رات اسی عمل میں گذر جاتی اور طلبہ کو وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوتا۔ علی بن المدینی کا قول ہے کہ و کتب بن الجراح اور عبد الرحمن بن ممدی مسجد حرام میں مذاکرہ حدیث میں ایسے مشغول ہوئے کہ فجر کی اذان ہو گئی (۲۷)۔ عبد اللہ بن المبارک (۱۹۸ھ) اور علی بن الحسن (۲۱۵ھ) کے بارے میں ہے کہ سردیوں کی ایک شدید سردرات اذان فجر تک مذاکرہ میں منہمک رہے (۲۸)۔ خلف بن سالم ابو نیشہ اور یحییٰ بن معین کے بارے میں ہے کہ جب وہ اپنے شیوخ سے احادیث سن کر آتے تو ان کا اعادہ کرتے (۲۹)۔

مذکرۃ الحدیث کی ان مجالس کو برپا کرنے کے شغف کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب طلبہ شیوخ کی مجلس سے احادیث سننے اور مذاکرہ کے بعد گھروں کو لوٹتے تو اگلی صبح کا بے چینی سے انتظار کرتے تاکہ وہ مذاکرہ کے لئے ایک بار پھر باہم مل سکیں۔ ابراہیم النخعی کا کہنا ہے: **انه لطول علی اللیل حتی الفی اصحلی فلما کرہم (۳۰)۔**

جو لوگ مذاکرہ حدیث کے لئے مجالس منعقد نہ کرتے ان کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا۔ سعید بن عبد العزیز (۱۶۷ھ) کے بارے میں ہے کہ وہ اصحاب اوزاعی کو مجلس مذاکرہ قائم نہ کرنے پر سرزنش کرتے تھے (۳۱)۔

مصادر سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ان مجالس مذاکرہ برپا کرنے کا مقصد احادیث کو سن کر یاد کرنا، ان پر عمل کرنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ہی نہ تھا بلکہ بعض وقت یہ مجالس صحیح حدیث کو سقیم حدیث سے ممیز کرنا کا ذریعہ بھی ہوتیں۔ یزید بن ہارون (۲۰۶ھ) کا قول ہے۔ **تلاذہ حدیث مستند اور کمزور ہر طرح کے مشائخ سے احادیث اخذ کیا کرتے تھے لیکن جب مذاکرہ ہوتا تو قوی اور ضعیف راویوں کی احادیث میں امتیاز ہو جاتا (۳۲)۔**

ایسا بھی ہوتا کہ اگر حدیث کا کوئی طالب علم اپنے شریا کسی دوسرے شہر کے شیخ سے استفادہ سے محروم رہ جاتا تو یہ مجالس ان شیوخ کی روایت سے استفادہ اور اخذ کا ذریعہ ہوتیں۔ الخلیل بن احمد کا قول ہے: **فاکو بعلمک تذکر ماعندک و**

تستفد مالیس عندک (۳۳)۔ ابن ضبل (۲۴۱ھ) کے بارے میں ہے کہ انہوں نے اپنے استاد شیبہ سے کچھ احادیث ان کی مجلس علم میں حاصل کیں اور کچھ ان تلقات ذکر میں (۳۳ الف)۔ مذاکرۃ الحدیث کا عمل بعض وقت ان احادیث کو یاد دلانے کا سبب بھی بنتا جو حافظ سے نکل چکی ہوتیں اور نسیان کی زد میں آجاتیں۔ روایت ہے کہ عبد اللہ بن شداد نے ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ احادیث کا مذاکرہ کیا تو عبد اللہ کو کچھ ایسی احادیث بھی یاد آگئیں جو ان کے ذہن سے نکل چکی تھیں۔ اور وہ خوش ہو کر بولے رحمک اللہ کم من حدیث احیثہ فی صدی قد کلان ملت (۳۴)۔ (عبد اللہ! اللہ تم کو خوش رکھے۔ تم نے کئی ایسی احادیث یاد دلا دی ہیں جو میں بھول گیا تھا)۔ ابو سعید خدری مذاکرۃ کی اس افادیت ہی کے بارے میں کہتے ہیں: تناکر و افان الحدیث ہذا الحدیث (۳۵)۔

حواشی

- ۱- ومن بطن اللہ ورسولہ فقد فلز فوزاً "عظیماً" الاحزاب / ۷۱ مزید دیکھئے۔ النور / ۵۲، النساء / ۶۹، الفتح / ۱۷
- ۲- ومن بعض اللہ ورسولہ ویتعد حلودہ ینخلہ نلراً" خالدا فیہا ولہ عذاب مہین (النساء / ۱۳) / مزید دیکھئے الجن / ۲۳، الاحزاب / ۳۶
- ۳- لقد کلان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کلان بر جو اللہ والیوم الآخر و ذکر اللہ کثیراً۔ (الاحزاب / ۲۱)

- ۴- ابن عبد البر جامع بیان العلم / ۶۸
- ۵- وہ محدثین جو اپنے عمدہ حافظ کی وجہ سے معروف تھے اور وہ خود بھی کافر بھی کا اظہار کرتے ان میں سے چند کے اسما یہ ہیں: الزہری (۱۳۵ھ) الانش (۱۳۸ھ) اشعری (۱۰۹ھ) ابن المبارک (۱۹۷ھ) ابی ایسی (۲۰۳ھ) سعید بن ابی عروبہ (۱۵۶ھ) عبد الرحمن بن ممدی (۱۹۸ھ) وغیرہ۔ انسوی کتاب المعرفۃ / ۱۳۳، ۶۲۲، ۶۲۵، ابو زرعہ تاریخ ابو زرعہ / ۱۰، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹

- ١١- خطيب بغدادى، الجامع، ٢٣٦/١، ابن ابى شيبة، مصنف، ٥٣٥/٨، بتحقيق، المدخل، ٢٨٨، حاكم، معرفة علوم الحديث، ١٣١، ابن عبد البر، جامع بيان العلم، ١٠١/١
- ١٢- الجامع للاخلاق الراوى، ٢٦٨/٢، معرفة علوم الحديث، ١٣١، الذهبي، سير اعلام النبلاء، ٥٤/٣
- ١٣- خطيب بغدادى، شرف اصحاب الحديث، ١٠٩٤، المحدث الفاصل، ٥٣٦
- ١٤- الجامع، ٢٣٤/١
- ١٥- بتحقيق، المدخل، ٢٩٣
- ١٦- الجامع، ٢٤٨/٢
- ١٧- ايضاً، ٢٤٦/٢
- ١٨- ايضاً، ٢٣٩/١
- ١٩- ايضاً، ٢٣٩/١
- ٢٠- سير اعلام، ٣٨/٩
- ٢١- الجامع، ٢٤٣/٢
- ٢٢- الجامع، ٢٤٣/٢
- ٢٣- ايضاً، ٢٦٨/٢، مصنف، ٥٣٦/٨، ابن عبد البر، ١٠١/١
- ٢٤- ايضاً، ٢٦٤/٢
- ٢٥- فوسى، كتاب المعرفة، ٢١٠/٢، بتحقيق، ٢٩٢، ابن عبد البر، ١٠٢/١
- ٢٦- الجامع، ٢٦٨/٢
- ٢٧- ايضاً، ٢٤٣/٢، سير، ١٥٢/٩، ١٩٥
- ٢٨- ايضاً، ٢٤٦/٢
- ٢٩- خطيب بغدادى، الفقيه والمتفقه، ٢٦٠
- ٣٠- ابن عبد البر، ١٠٢/١، الجامع، ٢٣٩/٢
- ٣١- الجامع، ٢٤٣/٢، المحدث الفاصل، ٥٣٨
- ٣٢- المحدث الفاصل، ٢١٤
- ٣٣- الجامع، ٢٤٣/٢
- ٣٤- الف احمد بن حنبل، كتاب العطل، ٣١٤/١
- ٣٥- المحدث الفاصل، ٥٣٦، الجامع، ٢٣٨/١، ابن عبد البر، ١٠١/١
- ٣٥- الجامع، ٢٦٨/٢، ٢٦٤، حاكم، معرفة علوم، ١٣٥، الراى محمد بن، المحدث الفاصل، ٥٣٦

مصادر ومراجع

- ١- ابن حجر العسقلاني (٨٥٢هـ) تهذيب التهذيب، حيدرآباد ١٣٢٥-١٣٢٤هـ
- ٢- ابن حبان البستي (٣٥٣هـ) كتاب المجوهين، تحقيق محمود ابراهيم، ١٣٩٢هـ
- ٣- ابن عبد البر الاندلسي (٣٦٣هـ) جامع بيان العلم وفضله، دار الكتب العلمية بيروت ١٩٤٨هـ
- ٤- ابن عساكر الاثيني (٥٥٤هـ) تهذيب تاريخ دمشق ودمشق ١٣٢٩هـ ١٣٣٢هـ
- ٥- ابن ماجه محمد بن يزيد (٢٤٣هـ) كتاب السنن، قاهره ١٣٤٢هـ
- ٦- ابو زرعه الدمشقي (٢٨١هـ) تاريخ ابو زرعه، تحقيق شكر الله نعمت الله القوجاني دمشق ١٩٩٠هـ
- ٧- بخاري محمد اسماعيل (٢٥٦هـ) الجامع الصحيح، دار الفكر، بيروت
- ٨- السعدي (٣٥٦هـ) المدخل الى السنن الكبرى تحقيق د/ محمد ضياء الرحمن الاعظمي، دارا لمخلفاء لكتاب الاسلامي
- ٩- حاكم، محمد بن عبدالله (٣٠٥هـ) المستدرک، الرياض
- ١٠- ايضاً معرفه علوم الحديث تحقيق معظم حسين، قاهره، ١٩٨٠هـ
- ١١- خطيب بغدادي (٣٦٣هـ) شرف اصحاب الحديث، تحقيق محمد سعيد، انقره، ١٩٤١هـ
- ١٢- ايضاً الفقيه والمتق، قاهره
- ١٣- ايضاً تاريخ بغداد، قاهره ١٩٣١هـ المعارف الرياض
- ١٤- ايضاً الجامع لاخلاق الراوي و آداب السامع، تحقيق د/ محمود الطمان، مكتبة المعارف، الرياض
- ١٥- الذهبي، محمد بن احمد (٤٣٨هـ) تاريخ الاسلام، قاهره، ١٩٣٨هـ
- ١٦- ايضاً سير اعلام النبلاء، قاهره، ١٩٥٢هـ
- ١٧- الرازي، حسن بن عبد الرحمن (٣٦٠هـ) الحديث الفاصل بين الراوي والواعي، تحقيق فائق التميمي، بيروت، ١٣٩١هـ
- ١٨- الفسوي، يعقوب بن سفيان (٢٤٤هـ) كتاب المعرفة والتاريخ، تحقيق اكرم ضياء العمري، بغداد، ١٩٤٣هـ

١٩٤١هـ/

عن أبي هريرة، رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان، حبيبتان إلى الرحمن: سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم) متفق عليه.
وعنه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لأن أقول: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، أحب إلي مما طلعت عليه الشمس)